Cosmos Multidisciplinary Research E-Journal
Online Available at www.cmrj.in
Recognized International Peer Reviewed Journal
Impact Factor 4.94
ISSN No. 2456-1665

علامہ اقبال کی شاعرانہ عظمت

Dr. Patel Shabina Begum Mujahed Saheb
Assistant Professor, Dept of Urdu,
Sharadchandra Mahavidyalaya, Shiradhon
shabinapatel751@gmail.com
Mob.No. 9552505096

محمد اقبال نام ۔اقبال تخلص ۔سیالکوٹ میں ۹نومبر ۱۸۷۷عیسوی کو ایک درزی شیخ نور محمد کے گھر پیدا ہوئے جو شیخ نتھو کے نام سے مشہور تھے ۔وہ نہایت نیک اور اللہ والے انسان تھے والدہ کا نام امام بی بی تھاجو نہایت ایماندار اور متقی خاتون تھیں ۔موروثیت کا فطری اثر اقبال پر یہ ہوا کہ وہ تصوف کی طرف مائل ہوگئے اور اپنے والد کی طرح سلسلہ قادریہ میں بیعت ہوگئے ابتداء میں وہ صرف روایتی تصوف کو جانتے تھے اقبال مشن کالج سیالکوٹ میں مولوی سید میر حسن جو عربی اور فارسی کے استاد تھے ،مشرقی علوم حاصل کیے ۔ایم ۔ اے ۔کرنے کے بعد اورینٹل کالج اور گورنمنٹ کالج میں انگریزی اور فلسفے کے پروفیسر رہے ۔اسی زمانے پروفیسر آرنلڈ سے بھی فیض اٹھایا ۔۱۹۰۵عیسوی میں انگلستان گئے بیرسٹری کا امتحان پاس کیا اور جرمنی سے ایرانی تصوف کے موضوع پر پی ایچ ڈی کی ڈگری لی ۔وطن واپس آ کر ہائی کورٹ میں وکالت کرنے لگے مگر یہ کام اِن کی طبیعت کے خلاف تھا ۔اقبال کی شاعری کا آغاز روایتی انداز میں ہوا لہٰذا روایتی شاعری کو خیر باد کہہ کر نیچر اور وطن کو اپنا موضوع سخن بنایا اور بہت جلد فن کی بلندیوں تک پہنچ گئے ۔,, ترانہ ہندی ،،,, نیا شوالہ ،،اور,, کوہِ ہمالہ ،،جیسی بہترین نظمیں لکھیں ،ان نظموں میں محبت وطن کے جذبے کا اظہار اتنے سلیقے اور جوش عقیدت کے ساتھ کیا گیا ہے کہ یہ نظمیں اِس موضوع سے متعلق اُردو شاعری کا قیمتی سرمایہ بن گئیں لیکن یہ سلسلہ بھی بہت دنوں دنوں تک جاری نہ رہ سکا اور محدود حب الوطنی کا یہ صنم ,, ترا شید م ،،پر ستید م ،شکستم ،،کی مصداق ہوکر رہ گئی ۔اقبال کا سفر یورپ اقبال کی شاعرانہ صلاحیتوں کو نئی سمت دینے اور ان کے ذہنی اُفق کو وسعت بخشنے میں بہت مفید ثابت ہواوہاں سے واپسی کے بعد ان کے زاویئے نگاہ اور سوچنے کے انداز میں نمایاں تبدیلی ہوئی ،یورپ کے دوران قیام مغربی تہذیب و تمدن

اور عملی سیاست کے گہرے مطالع نے ان کی آنکھیں کھول دیں ،یورپ کی ترقی و اقبال مندی اور ایشیا کی زبوں حالی کار ازان پر آشکار ہوگیا ،یورپ کی خاک کے ذرا ذرا میں انھیں ایک دھڑکتا ہوا دل نظر آیا جو حرارت اور سر گرمی عمل سے لبریز تھا ،دوسری طرف ایشیا میں انھیں ہر چیز محو خوب اور سا کت و سا کن نظر آئی جہاں دل کی دھڑکن کیا سانس کی آواز تک محسوس نہیں ہوتی ،اقبال کا دل تڑپ اٹھا اور ان کے دل میں اپنی قوم کے لیے ہمدردی کا جذبہ ا مڈ آیا ،اسی جذبہ ہمدردی نے اِن کی شا عری کو ایک نیا رنگ و آہنگ ،سوز و ساز اور ایسی تڑپ عطا کی جو ہمیں کسی اور شا عر کے یہاں نظر نہیں آتی ۔اقبال کی شا عر ی کسی وقتی جذبے ،شا عر ا نہ ترنگ یا لمحاتی ہیجان کا نتیجہ نہیں ہے ،وہ ایک پُختہ کار ذہن ،درد مند دل اور مشرق و مغرب کے علوم و فنون پر نظر رکھنے والے بالغ نظر شا عر ی کی نتیجہ فکر ہے ،اقبال سے پہلے بھی بہت سے شا عر وں کے یہاں ہمیں فلسفیانہ بصیرت ملتی ہے ،لیکن اقبال کی طرح کسی کے یہاں مدلل اور مربوط فلسفہ اور انداز فکر نہیں ملتا ،اقبال اُردو کے پہلے مفکر شا عر ہیں جس نے ربط و تسلسل کے ساتھ دنیا کے سامنے اپنا مخصوص نظام فکر پیش کیا ۔دراصل اقبال ہندوستان با لخصوص مسلمانوں کی حالت زار دیکھکر مضطر ب ہوگئے تھے ،ذہن کی کیفیت کسی آتش فشاں کی ہوگئی تھی ،وہ مسلمانوں کی بے عملی ،غلط تصورات اور ذہنی دیوا لیہ پن کو دور کرکے ان کے اندر حرارت اور سرگرمی عمل پیدا کرنے اور زندگی کا صحیح تصور پیش کر کے انہیں ان کی عظمت رفتہ کی باز یابی کے لئے تیار کرنا چا ہتے تھے ،چنا نچہ انہوں نے مسلمانوں کے غلط تصورات اور نا قص نظر یا ت پر ضرب کاری لگائی اور ساتھ ہی اس جا دہ اعتدال کی نشا ند ہی بھی کی جو قوم کو کا میابی کی راہ پر لگا سکتا ہے ۔علامہ اقبال کی نظموں میں بلا کی مو سیقیت اور غنائیت ملتی ہے ۔یہ مو سیقی صرف لفظوں کی ترتیب اور متر نم بحروں کے استعمال ہی سے پیدا نہیں ہو ئی ہے بلکہ اس میں بڑا ہاتھ فکر و خیال کے حسین امتزاج کا ہے ۔

اقبال کے ا ,, مجنوں گورکھپوری اس طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

شعا ر میں جو مو سیقیت ہو تی ہے وہ ایک مرکب آہنگ ہے جس کا افکار و الفاظ دونوں سے بیک وقت اصلی و اندرونی تعلق ہو تا ہے ۔،، اقبال کی مو سیقی کے لئے بلند آہنگ ہے ،اس میں نرمی اور دھیماپن کم ملتا ہے کیونکہ مد ھم مو سیقی سے غفلت

اور خوا بناکی کی کیفیت پیدا ہو تی ہے ،جو شا عر زندگی کے لئے کسی صورت میں بھی گوارہ نہیں ،پھر بھی کہیں کہیں مد ھم سروں کی موسیقی بعض نظموں میں ملتی ہے ۔اقبال کے اردو کلام کے مشہور مجموعے ہیں بانگ درا ،با ل جبریلِ اور ضرب کلیم ،جبریلِ اور ابلیس ،لینن خدا کے حضور میں ،سید کی لوحِ تربت ،مسجد قرطبہ ،قضرِ راہ ،شمع و شا عر ،طلوع اسلام ،شکوہ ،جوابِ شکوہ اِن کی مشہو ر نظمیں ہیں ۔

اس طرح ۱۸۹۹عیسوی میں اقبال نے اپنی نظم ,, نالہ یتیم ،،انجمن حمایت اسلام کے جلسے میں پڑھی ،جسے سن کر عوام اِس قدر متاثر ہوئے کہ اِن کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے ۔اِس کے بعد ہر جلسے میں ایک نظم پڑھنے لگے ۔اِس طرح اقبال کی نظمیں اردو شا عر ی میں اپنی فکری و فنی خصوصیات کی وجہ سے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں ۔اِن میں در د و گداز سے لبریز شخصیت کا ایسا فنکارانہ اظہار ہے جِس نے اُردو شا عر ی میں ایک انقلاب برپا کر دیا ۔اقبال نے اسلام کی وہ خد مت کی کہ مسلمان ہمیشہ اِن کے احسان تلے دبے رہیں گے ۔اقبال نے قرآنِ پاک کا مطالع بڑی توجہ سے کیا تھا اور جب اُنہوں نے ملّی شا عر ی کی طرف توجہ کی تو قرآن کی تعلیم اور قرآن کے پیغام ہی کو عام کیا